مقالات

تحریر: الدکتور محمد عجاج الخطیب
ترجمہ: جناب محمد مسعود عبدہٗ
قسط (۲۵)

اسماء وصفاتِ باری تعالیٰ
اسماء اللہ الحسنٰی کے معانی

۳۹- الحفیظ :

"الحفظ" سے ہے اور یہاں یہ حفظ کے معنوں میں مبالغہ کے لیے ہے — ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

"وَرَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ" (سبا : ۲۱)

"اور تیرا رب ہر چیز پر نگہبان ہے"

یعنی اس کی حفاظت فرمانے والا ہے — ایسی حفاظت جو کسی چیز کو ضائع ہونے سے بچانے کی ضامن ہو۔

امام خطابیؒ فرماتے ہیں :

"الحفیظ" کا معنٰی "الحافظ" ہے، جس طرح فعیل، فاعل کے معنوں میں ہے — اسی طرح "القدیر" اور "العلیم" کو ہم قادر وعالم کے معنوں میں استعمال کرتے ہیں۔

اللہ رب العزت آسمانوں اور زمینوں اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے، ان سب کی حفاظت فرمانے والے ہیں تاکہ یہ اپنی بقا کی مدت تک باقی رہیں — نہ تو زائل ہوں اور نہ فنا ہوں — ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

"وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ" (البقرۃ : ۲۵۵)

"(آسمانوں اور زمینوں) کی حفاظت اس پر کچھ بھی دشوار نہیں، وہ بڑا عالی رتبہ اور جلیل القدر ہے"

نیز فرمایا :

"وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۝" (الصّٰفّٰت : ۷)

"اور ہر سرکش شیطان سے حفاظت کی خاطر (ہم نے ستاروں کو بنایا) !"

یعنی ہم نے اس کی ایسی حفاظت فرمائی ہے جیساکہ حفاظت کا حق ہے !

الغرض "الحفیظ" وہ ذات ہے جو کائنات کی حفاظت کے علاوہ اپنے بندوں کو مہالک و آفات سے بھی محفوظ رکھتا ہے ، انھیں شر سے مغلوب ہونے سے بچاتا ہے — اسی لیے فرمایا :

"لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ۝" (الرّعد : ۱۱)

"اس کے آگے اور پیچھے چوکیدار مقرر ہیں جو اللہ کے حکم سے اس کی حفاظت کرتے ہیں !"

چنانچہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ مخلوق کے اعمال کی بھی حفاظت فرمانے والے ہیں اور اقوال کی بھی ، حتیٰ کہ وہ اپنے بندوں کی نیتوں اور سینوں میں نہاں باتوں کو بھی جانتے ہیں — کوئی غائب ہونے والی چیز اللہ رب العزت سے غائب نہیں نہ چھپنے والی کوئی چیز آپ سے پوشیدہ ہے ۔ اپنے اولیاء کی تو وہ خصوصی حفاظت فرماتے ہیں ، انھیں گناہوں میں پڑنے سے بچاتے ہیں اور شیطان کے مکر و فریب سے انھیں رہائی دلاتے ہیں ۔

— اس طرح موجودات کی اس طرح حفاظت فرمانے والے ہیں کہ وہ زوال و اختلال سے اس وقت تک محفوظ رہیں ، جب تک کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ انھیں باقی رکھنا چاہتے ہیں — (مزید تفصیل کے لیے دیکھیے ' فتح القدیر ج ۴ ص ۲۲۳ ، تحفۃ الاحوذی ج ۹ ص ۴۸۵ ، الاسماء والصفات ص ۶۹ - ۷۰)

"المُقِيتُ"

ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

"وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا ۝" (النّسآء : ۸۵)

یعنی نگہبانی کرنے والا ، حفاظت کرنے والا ، صاحبِ اقتدار — "المقیت" وہ ذات ہے جو روزی و رزق کے ساتھ مدد دے ، کفالت کرے ، حفاظت بھی کرے اور مقتدر بھی ہو — قاضی حلیمیؒ نے یہی معنے مراد لیے ہیں ، ان کا کہنا ہے کہ اس کی اصل "قُوت" ہے ۔ اللہ ربّ العزّت جاندار چیزوں کے ڈھانچوں کو تشکیل بھی دیتے ہیں ، روزی کے ساتھ ان کی

کفالت بھی کرتے ہیں، انھیں قوّت بھی عطا فرماتے ہیں، ان کی نگرانی و نگہبانی بھی فرماتے ہیں، اور اس پر قدرت بھی رکھتے ہیں ــــ پھر یہ تحفّظ ہر چیز کو تسلسل کے ساتھ ہمہ وقت حاصل ہے۔

مانع نہیں کہ "المقیت" میں مذکورہ تمام معانی شامل ہوں ــــ مختصراً یہ کہ اللہ ربّ العزّت اپنی مخلوقات کے نگہبان بھی ہیں، نگران بھی ہیں، مدبّر و منتظم اور کفیل بھی ہیں، قوّت عطا فرمانے والے بھی، روزی مہیا کرنے والے بھی، اس پر قادر بھی اور مخلوق کے جملہ افعال و اعمال کے محافظ بھی! ــــ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے "الاسماء والصّفات" ص ۶۵-۶۶، "تحفۃ الاحوذی" ج ۹ ص ۴۸۵!

(جاری ہے)

انتقالِ پُرملال

جامعہ علومِ اثریہ جہلم کے مدیر، مدیرِ معاون "حرمین" حافظ عبدالحمید عامؔر کے سُسر اور انجمن اہل حدیث جہلم کے سرگرم رکن سیٹھی محمد ارشد کے والدِ محترم جناب سیٹھی عبدالکریم گزشتہ دنوں یہاں جہلم میں چند روزہ علالت کے بعد انتقال فرما گئے ــــ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ!

مرحوم کی عمر تقریباً چھیانوے (۹۶) برس تھی اور آخر عمر تک مسجد میں نمازِ پنجگانہ و جمعہ کے لیے آتے رہے۔ آپ نہایت متقی، پرہیزگار اور راست گو تھے۔ نمازِ باجماعت کی پابندی اسی حد تک کرتے تھے کہ شہر بھر میں نمازی کے نام سے مشہور تھے۔

نمازِ جنازہ میں کثیر تعداد میں جماعتی احباب، جامعہ کے اساتذہ وطلباء کے علاوہ دیگر شہریوں نے شرکت کی۔ نمازِ جنازہ رئیس جامعہ علومِ اثریہ جہلم علامہ محمد مدنی صاحب نے نہایت رقت آمیز انداز سے پڑھائی ــــ قارئین سے استدعا ہے کہ مرحوم کے لیے خصوصی دعائے مغفرت فرمائیں۔

اللّٰهمّ اغفرلهُ وارحمهُ وعافهِ واعفُ عنهُ ــ آمین!

(محمد ارشد زرگر جائنٹ سیکرٹری اطلاعات اہل حدیث یوتھ فورس جہلم)